مہیدے کا ہوٹل

(سائیں سُچّا)

یہ 1938 یا 39 کا ذکر ہے جب ایک دن فیروز خان ٹیمپل روڈ لاہور پر وارد ہُوا اور میرے والد سے گفتگو کے بعد اُس نے اپنی دودھ دھی کی دکان کی بنیاد مستری نزیر کی بجلی کی دکان کے ساتھ ڈالی۔ ٹیمپل روڈ پر بھونڈ پورے کا چوک ایک اہم حیثیت رکھتا تھا۔ مال روڈ سے مزنگ چونگی جاتے ہوئے پہلے ریگل سینما، پھر سفاں والا چوک، گوردیوارا اور بعد میں بھونڈ پورے کا چوک آتا تھا۔ اس چوک کی خاصیت یہ تھی کی اس کے ایک طرف مزنگ والے اور دوسری طرف بھونڈ پوریے رہتے تھے۔ دونوں میں اکثریت اِرایوں کی تھی لیکن جن کے ایک دوسرے سے زمین اور پانی وغیرہ پر جھگڑے وغیرہ بھی تھے۔ اور اگر کبھی بات بڑھ کر زبان سے پھسلنے کے بعد مار کٹائی تک آجائے تو بھونڈ پورے والے ہمیشہ متحدہ ہو کر مزنگ والوں سے لڑتے تھے، جس کی وجہ سے اُن کا نام بھونڈ پورے پڑ گیا تھا!

فیروز خان کے دو بیٹے حمید اور یعقوب تھے، جن کو ہم نے ہمیشہ مہیدا اور یہا قو کہا تھا۔ مہیدا مجھ سے چھ برس بڑا اور یہا قو چار برس۔ فیروز خان، جسے سب لوگ چاچا فیروز کہتے تھے، کے دو شوق تھے -- اپنی دکان چلانے کے علاوہ وہ ہر روز ریگل یا پلازہ سینما میں انگریزی فلم دیکھتا اور پھر حکیم شیخ محمد مودود صاحب کے دواخانہ میں، جب وہ دوپہر کو بند ہو جاتا، اپنی افیون کی گولی کھا کر سوتا یا خود سے باتیں کرتا۔ کیونکہ چاچا فیروز دونوں سینیماؤں کے اشتہار اپنی دکان پر لگاتا تھا، اس لئے اُسے سب فلموں کے فری پاس ملتے تھے، جنہیں ہم بھی کبھی کبھار استعمال کر لیتے۔ چاچا فیروز کو انگریزی یا اردو نہیں آتی تھی لیکن آپ اُس سے کسی بھی انگریزی فلم کے متعلق پوچھ لیں اُسے شروع سے لے کر آخر تک سب کہانی یاد ہوتی، وہ اور بات ہے کہ چاچا فیروز کی کہانی کا فلم کی اصلی کہانی سے صرف سرسری

تعلق ہوتا تھا۔ وہ ہر فلم کی اپنی کہانی بناتا تھا جس میں ہیرو، ہیروین اور ولن کے علاوہ کوئی نہ کوئی خزانہ ہوتا تھا۔ ہم چاچا فیروز سے یہ سب قصّے بڑے شوق سے سُنتے تھے۔

وقت گزرتا رہا اور چاچا فیروز کے بیٹے جوان ہو گئے، اور پھر دھیرے دھیرے انہوں نے دودھ دھی کے ساتھ ساتھ چائے بنانی بھی شروع کر دی۔ در حقیقت چائے کی خواہش اُن ٹانگے والوں کی طرف سے تھی جو رات کو کام کرتے تھے اور جاگنے کے لئے کڑک چائے کے طلب گار تھے۔

پچاس کی دھائی کا لاہور آج کے لاہور سے بہت مختلف لاہور تھا۔ دوسری جنگ عظیم کو ختم ہوئے چند برس ہی گزرے تھے۔ اتنے عالمی سانحے سے ابھی ہوش بھی نہ آیا تھا کہ مقامی سطح پر اُس سے بھی بڑا حادثہ ہر طرف درد کی چادر بچھا گیا۔ کیونکہ ٹیمپل روڈ مال روڈ اور چونگی کی بعد بننے والی بستیوں کے درمیاں ایک اہم سڑک تھی اس لئے اس پر دن رات ٹریفِک چلتی تھی، اور کیونکہ بھونڈ پورے کے چوک میں یہ کافی کشادہ ہو جاتی تھی اس لئے ٹانگے والے رات کو وہاں آ کر مہیڈے کے ہوٹل سے چائے اور دوسری اشیاء کھاتے پیتے تھے۔
بھونڈ پورے کے چوک میں ایک طرف چچا علیم اللہ کی نائی کی دکان، ساتھ میں بالا (اقبال) سائیکلوں والا، مہاجہ ریستورانٹ، مہیدے کا ہوٹل اور مستری نزیر تھا۔ دوسری طرف مولوی فروٹ والا، چراغ مٹھائی والا، مستری رشید، چراغ سائیکلوں والا، حافظ ڈرائیکلین والا اور جالے سائیکلوں والے کا ڈیرہ تھا۔ ان دکانوں کے اوپر چوہدری برکت علی کی بڑی حویلی تھی جہاں ہم سب دوپہر کو کھیلتے تھے اور محترمہ صدیقہ بیگم، اُن دنوں میں صرف صدیقہ، ڈنڈا لے کر ہمیں پیٹنے ہمارے پیچھے دوڑا کرتی تھی۔ یہ بھی ذکر کر دوں کہ چوک کے باقی دو کونوں میں چچا پان والا اور دوسرے میں انڈے والے خان کی دکان تھی۔ مولوی فروٹ والے کے بغل میں ایک چھوٹی سی موچی کی دکان تھی جو نہ صرف ہماری جوتیوں کی مرمت کرتا بلکہ پورے محلے پر نظر بھی رکھتا تھا۔

ذکر تھا پچاس کی دھائی کا---1955 کے قریب کا عرصہ میری ٹیمپل روڈ کی یاد کا حُسین ترین حصہ ہے۔ تب میں مزنگ ہائی سکول میں پڑھ رہا تھا۔ ہر شام ٹیمپل رود پر ہمارے گھر کے نیچے اور مہیدے کے ہوٹل کے سامنے پانی

کے چھڑکاؤ کے بعد چھ سات کیرم بورڈ کھیلنے کی میزیں لگ جاتیں، جہاں گھنٹوں مقابے ہوتے، چائے اور ڈھنڈی بوتلیں پی جاتیں، ہنسی اور مذاق فضا بھر دیتے اور پھر مہیدا اپنے ریڈیو پر ریڈیو سیلون سے گانے سناتا۔ اُس وقت تک مہیدے کے ہوٹل میں بہترین چائے کے ساتھ ساتھ بند مکھن اور دوسری مذیدار چیزوں کا اضافہ ہو چکا تھا۔

وہ چند برس کیسے گزر گئے مجھے یاد نہیں -- اتنی زیادہ گہما گہمی تھی کہ کیا کیا لکھوں۔ بھونڈ پورے کا چوق ایک زندہ دل لوگوں کا ڈیرا تھا۔ اور اس سب کاروائی کا مرکز مہیدے کا ہوٹل تھا۔ مہیدا دن اور شام کو کام کرتا تھا اور یہا قو رات کے وقت۔ یہ صبح پانچ بجے کا کُھلا چائے خانہ رات کے تین بجے بند ہوتا، وہ بھی صرف برتن اور کڑہایاں دھونے کے لیے۔ رات بھر مہیدے کے پچھلے کمرے میں شہر بھر کے ٹانگے والے آپس میں باتیں کرتے۔ ان دنوں لاہور میں صرف ٹانگہ چلتا تھا اور جو کچھ بھی شہر میں ہوتا یہ ٹانگے والے سب جانتے تھے۔

مہیدے کے پچھلے کمرے کے ساتھ میرا کمرہ تھا۔ صرف لکڑی کا ایک پتلا سا دروازہ دونوں کمروں کے درمیان حائل تھا، جس پر دونوں طرف پردا پڑا رہتا تھا۔ جو گفتگو مہیدے کے ہوٹل میں ہوتی تھی اُس کی سب خبر مجھے اور میرے دوستوں کو بھی تھی۔ میں نے وہاں کیا کیا سُنا اور کن کن لوگوں کے متعلق سُنا وہ قصّہ میں نے کہیں اور لکھا ہے۔

اب یہاں نہ صرف ٹانگے والے بلکہ شہر کے دوسرے رات کے باسی بھی آجاتے -- موسیکار، اداکار، شاعر، ادیب وغیرہ وغیرہ!

1958 میں ایوب خان اپنی بیسک ڈیموکرسی کے ساتھ نمودار ہُوا اور محلے کے سب غنڈے اُس کے کارکن اور رکن بن گئے۔ ٹیمپل روڈ پر ہنسی مر گئی، لوگ سنجیدہ ہو گئے اور 1960 میں میرا لاہور سے کوُچ ہو گیا۔ لیکن آج بھی مہیدے کا ہوٹل میری یاد کی ایک اہم ترین حصّہ ہے جہاں بہت پرانے اور پیارے دوستوں کی یادیں آج بھی رہتی ہیں۔

مہیدے سے میں آخری مرتبہ 1979 میں اُس کے گھر میں ملا تھا، جب کہ وہ بلڈ کینسر میں مبتلا ہو چکا تھا۔ سارا سارا

دن کوئلے کی آگ پر بیٹھنا اُسے زندگی بھر کاربن مونو آکسائیڈ سے بھرتا رہا تھا! یہاں قو سے آخری ملاقات 1982 میں ہوئی تھی۔

Jahkoo

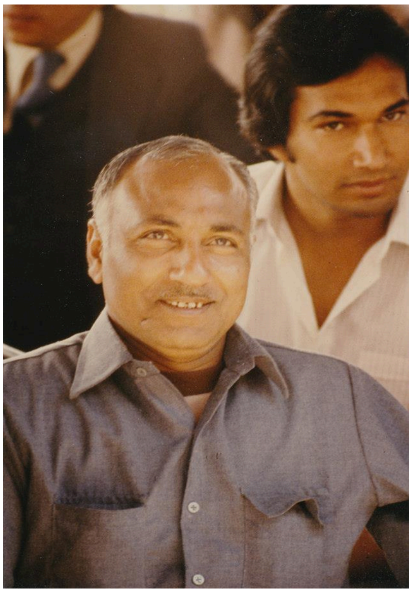

Mehda

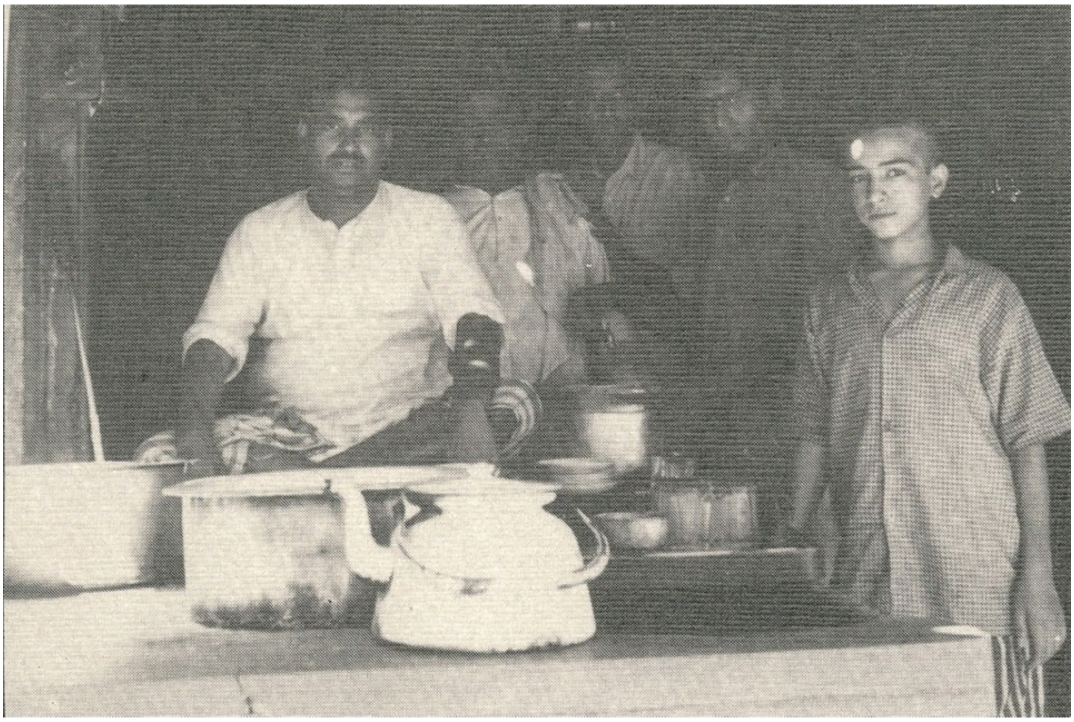

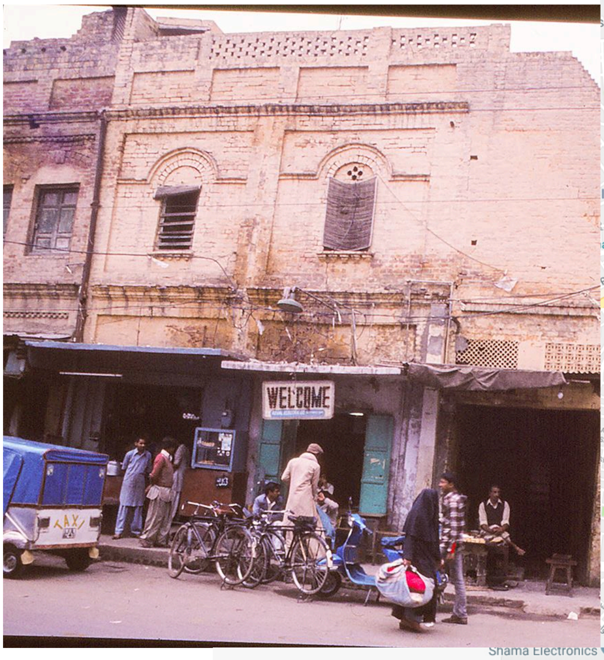
WELCOME

Sanda Rd
ریگل چوک
Regal Chowk
Lahore Zoo
مزنگ
MAZANG
Yakoo Tea Shop
(Goonga Chaye Wala)
Park Rd
Babar St
سعدی پارک
SAADI PARK
SAADI PARK
Queen's Road
قبرستان میانی صاحب
Miani Sahib Graveyard
Birdwood Barracks
Tariq Rd
BAGH GUL
BEGUM

Shama Electronics
Men's wear Mini price
shop (business house...
Bubli Sajji Dera
HBL bank Tample road
Chiragh Din Rd
Yakoo Tea Shop
(Goonga Chaye Wala)
Yakoo's Tea Cafe
Khan Baba
Chappal Kabab
Chiragh Din Rd
Chiragh Din Rd
Poondpura Chowk
Temple Rd
Bismillah Ghosiya
Nan Shop
Goonga Yaqoob
Chai Wala
الائيڈ بينک لميٹڈ
Allied Bank Limited
متجر بقالة
Quality Super Store
Home Plus
Temple Rd
Street
متجر أجهزة إلكترونية
Chand Electronics &
UPS Repairing Lab
بینک الحبیب لمیٹڈ
Bank Al Habib Limited
صالون تجميل
Zara Beauty Parlor